سیرت نبوی کی ابتدائی کتابیں اور ان کے مؤلفین

مصنف : پروفیسر جوزف هورووتس

مترجم : نثار احمد فاروقی، استاذ شعبہعربی، دهلی کالج، دهلی یونیورسٹی، دهلی

طابع و ناشر : ادارہ ادبیات، دهلی - ۲۰۰۹ گلی قاسم جان - دهلی نمبر ۶

سال اشاعت : ۱۹۷۴ - تعداد صفحات : ۲۱۴ - قیمت : سات روپے پچاس پیسے

یہ کتاب ابتداءً جرمن زبان میں لکھی گئی - اس کے مصنف پروفیسر جوزف هورووتس ایک جرمن مستشرق هیں جو اپنی اعتدال پسندی کی وجہ سے مستشرقین یورپ میں ایک ممتاز مقام رکھتے هیں - بر صغیر پاک و هند میں وہ اجنبی نهیں، اس لئے کہ ایک زمانہ میں وہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے عملہ تدریس سے وابستہ رہ چکے هیں - جرمن زبان سے اسے انگریزی میں منتقل کرنے کا سهرا محمد مارماڈیوک پکتھال کے سر هے - یہ ترجمہ اسلامک کلچر حیدرآباد دکن میں بالاقساط شائع هوا، پکتھال مرحوم جس کے ایڈیٹر تھے - بعدہ استاذ حسین نصار نے اسے عربی کا جامہ پهنایا - عربی ترجمہ ۱۹۴۹ء میں بغداد سے شائع هوا "المغازی الاولی و مؤلفوها"، اس کا عربی نام هے - نثار احمد فاروقی صاحب نے اسے اردو کا قالب عطا کرتے وقت انگریزی اور عربی دونوں هی ترجموں کو سامنے رکھا هے - یہ ترجمہ پهلے "اسلام اور عصر جدید"، میں بالاقساط شائع هوا - اس کے بعد موضوع کی اهمیت کے پیش نظر اسے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا گیا -

هندوستان سے پاکستان کے سفر میں اس کتاب کو اتنی طویل مسافت طے کرنی پڑی کہ کئی سال کی مدت صرف هو گئی - حال هی میں دونوں ملکوں

کے درمیان بحالی تعلقات کی ابتداء ہوئی ہے جس کے طفیل کتب و رسائل کی آمد و رفت کا راستہ کھلا۔ ہندوستان سے آنے والی کتابوں کا ایک خوش آئند پہلو یہ ہے کہ کتابت و طباعت کی صحت و صفائی کے علاوہ پاکستان کے مقابلہ میں ان کی قیمتیں بہت ارزاں ہیں۔ مجلد مع گرد و پوش بڑی تقطیع کی اس کتاب کی قیمت صرف ساڑھے سات روپے ہے۔ یہی کتاب پاکستان میں چھپتی تو اس کی قیمت کم سے کم پندرہ روپے تو لازماً ہوتی۔ اتنی ہی ضخامت کی کئی کتابیں اس وقت ہمارے پیش نظر ہیں جن کی قیمتیں پاکستانی ناشرین نے ۱۰ تا ۲۰ روپے رکھی ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب میں منقسم ہے۔ پہلے باب میں، جس کا عنوان ہے ''مغازی کی ابتداء،، ابان بن عثمان، عروہ بن زبیر، شرحبیل بن سعد اور وہب بن منبہ کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں ابن اسحق کے شیوخ عبداللہ بن ابی بکر، عاصم بن عمر بن قتادہ اور ابن شہاب زہری کا بیان ہے۔ تیسرے باب میں زہری کے تلامذہ موسی بن عقبہ، معمر بن راشد اور محمد بن اسحق کا تعارف ہے اور چوتھے باب میں ابو معشر سندھی، واقدی اور محمد بن سعد کا تذکرہ ہے۔ حواشی سلسلہ وار ہر باب کے ساتھ آخر میں درج ہیں۔ سب سے آخر میں اعلام کا اشاریہ ہے۔

کتاب دیکھنے سے مستشرقین کے بارے میں یہ خیال اور پختہ ہوجاتا ہے کہ باوجودیکہ عربی اور اسلامی علوم میں مستشرقین بالعموم بڑی محنت اور کاوش کرتے ہیں پھر بھی ان کا ناقص العلم اور خامکار ہونا ظاہر ہوکے رہتا ہے۔ کبھی کبھی وہ بڑی مضحکہ خیز اور طفلانہ قسم کی غلطیاں کرتے ہیں۔ مترجمین کتاب نے جابجا اس قسم کی اغلاط کی نشاندھی کردی ہے۔

ان اغلاط کے ساتھ کتاب کی افادیت کے بارے میں یہی تاثر ابھرتا ہے کہ ''اثمہما اکبر من نفعہما،، اس لئے اسلامی علوم کے نکتہ چینوں کے لئے تو اس قسم کی کتابیں بڑی کام کی ہو سکتی ہیں۔ اسلامی علوم کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے ان کی افادیت محل نظر ہی قرار دی جائے گی۔

جہاں تک ترجمے کا تعلق ہے عبارت رواں اور سلیس ہے۔ فاضل مترجم نے اصل ماخذ کو بھی سامنے رکھا ہے اور جہاں کہیں مصنف نے مفہوم کو سمجھنے میں ٹھوکر کھائی ہے یا غلط نتیجہ اخذ کیا ہے تعلیقات کا اضافہ کرکے اس کی اصلاح یا وضاحت کردی ہے۔ حواشی میں جگہ جگہ اس قسم کے وضاحتی نوٹ لکھ کر مترجم نے داد تحقیق دی ہے۔ یہی نہیں حسین نصار کے حواشی شامل کرکے افادیت میں مزید اضافہ کیا ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)